Remsha Durrani Batch 139
Date : 30th Oct 2024
Paper : Islamic Studies.

س 1) عقیدہ رسالت : ہدایت کا سرچشمہ اور ایمان کا بنیادی ستون

تعارف -

اسلام کے سلسلہ عقائد میں توحید کے بعد رسالت کا نبوت کا درجہ ہے۔
خدا کی اطاعت کیلئے خدا کی ذات و صفات اور اس کے پسندیدہ طریقے اور آخرت کی جزا و سزا کے متعلق صحیح علم کی ضرورت ہے جس پر کامل ایمان حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کم و بیش 1 لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے۔ جس پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان رسولوں میں کوئی تفریق نہ کی جائے اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول مانا جائے آپ ﷺ کی شریعت پر عمل کیا جائے جس نے سابق تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا۔

-ii مفہوم ، عقیدہ رسالت :

رسالت کے لغوی معنی ہیں " پیغام پہنچانا "
اور پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے -
اسلامی اصطلاح میں رسول اس شخص کو
کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی
تبلیغ کیلئے اپنی مخلوق کی ہدایت کی خاطر
بھیجا ہو - رسول کو نبی بھی کہا جاتا ہے - نبی کے
معنی ہیں " خبر دینے والا " چونکہ رسول
لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات و تعلیمات
سے آگاہ کرتا ہے اسے نبی بھی کہا جاتا ہے -
رسول صاحب کتاب و شریعت ہوتا ہے
جبکہ نبی سابقہ کتاب و شریعت کی پیروی
میں آتا ہے -

-iii رسالت کی ضرورت و اہمیت -

عقیدہ رسالت ، اسلام کے بنیادی عقائد میں
سے ایک ہے - اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنے
سخت امتحان میں نہیں ڈالا کہ وہ خود اپنی
کوششوں سے دنیاوی اور اُخروی علم حاصل
کرے بلکہ اس نے خود انسانوں ہی میں

سے بعض برگزیدہ بندوں یعنی پیغمبروں کو وحی
کے ذریعے یہ علم عطا کیا اور ان کو حکم دیا کہ
یہ علم دوسروں بندوں تک پہنچا دیں۔
عام انسانوں کی اب یہ اہم ذمہ داری ہے
کہ وہ اللہ کے پیغمبروں کو پہچانیں اور ان کی
لائی ہوئی تعلیم ہدایت پر عمل کریں تاکہ
وہ فلاح پا سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان صرف
ایک قوم کیلئے مخصوص نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ
نے دنیا میں ہر قوم پر نبی بھیجے، تاکہ یہ پیغمبر
انسانوں کو جہالت کی پستی سے نکال کر
دنیا و آخرت کی کامیابی تک لے آئیں۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور ہم نے ہر قوم میں رسول
بھیجا ہے"۔
(القرآن)

i- ہدایت کا ذریعہ -

عقیدہ رسالت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے

پیغمبروں کو بھیجا تاکہ وہ انسانیت کو ہدایت فراہم کر سکیں۔

ii- ایمان کا لازمی جز۔

ایک مسلمان کے ایمان کا لازمی جز یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں، خاص طور پر حضرت محمدؐ پر ایمان لائے۔ یہ ایمان انسان کو صحیح عقیدے پر قائم رکھتا ہے۔

iii- عقیدہ [illegible]ت: امن و سکون کی ضمانت

اسلام سے قبل لوگ جہالت میں اس قدر غرق تھے [illegible] ہر قسم [illegible] کی برائی میں ملوث تھے۔ کوئی بھی معاشرہ برائی کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ جب لوگ عقیدہ رسالت کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرتے ہیں تو ان کے درمیان محبت، بھائی چارہ اور امن کی فضاء قائم ہوتی ہے۔

iv- انفرادی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت۔

i- ہدایت اور روحانی رہنمائی -

عقیدہ رسالت انفرادی زندگی کو اللہ تعالیٰ
کی ہدایت کی روشنی میں ڈھالنے کا ذریعہ
ہے۔ پیغمبروں کی تعلیمات انسان کو صحیح اور
غلط کی پہچان کرواتی ہیں اور انہیں روحانی
اور اخلاقی طور پر مضبوط بناتی ہیں۔

ii- اخلاقی ترقی -

انبیاء کی زندگیاں اعلیٰ اخلاقی نمونے
پیش کرتی ہیں۔ ایک شخص جب عقیدہ
رسالت کو اپناتا ہے تو اس کے اندر سچائی،
صبر، انصاف اور اخلاقیات پیدا ہوتی ہیں۔

iii- ایمان کی مضبوطی -

عقیدہ رسالت پر یقین انسان کو ایمان میں
استقامت اور مضبوطی عطا کرتا ہے اور یہ یقین
دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول آخری حد تک
انسانیت کے خیرخواہ ہیں۔ یہ عقیدہ
انسان کو مشکلات میں ثابت قدم
رہنے میں مدد دیتا ہے۔

۷- اجتماعی زندگی میں عقیدہ رسالت کی اہمیت -

i- اجتماعی ہم آہنگی -

عقیدہ رسالت لوگوں کو مشترکہ مقصد اور عقیدہ میں متحد رکھتا ہے ، جو کہ ایک مضبوط اور پُر امن معاشرے کے قیام میں اہم کردار ادا کرتا ہے -

ii- عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ -

انبیاء کی تعلیمات کی روشنی میں قائم ہونے والا معاشرہ عدل ، انصاف اور مساوات کے اصولوں پر مبنی ہوتا ہے - عقیدہ رسالت لوگوں کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے اور ظلم سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے -

iii- امن و سکون کا قیام -

جب معاشرے میں لوگ عقیدہ رسالت پر عمل کرتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ

احترام اور بھائی چارے سے پیش آتے ہیں۔
اس طرح کے معاشرتی اصولوں پر امن و
سکون قائم ہوتا ہے۔

7:- نتیجہ۔

اسلام میں عقیدہ رسالت کی ضرورت اور
اہمیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس
پر ایمان لائیں اور اس کی تعلیمات کو اپنی
زندگی میں اپنائیں۔ یہ عقیدہ نہ صرف
انفرادی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی بہتری
کا سبب بنتا ہے۔ جو کہ مسلمانوں کی
زندگی کا اہم حصہ ہے۔

س: اسلام میں اقلیتوں کی حیثیت اور کردار

تعارف۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق، اقلیتوں
کو معاشرتی زندگی میں اہم مقام دیا گیا ہے۔
اور ان کے حقوق کو خاص طور پر یقینی بنایا
گیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی میں

اقلیتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کے حقوق کے احترام کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے متعدد مواقع پر اس بات کی وضاحت کی کہ مسلمان معاشروں میں اقلیتوں کے ساتھ کس طرح معاملہ کرنا چاہیے۔

ii- **اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے کردار اور ان کے حقوق کا تحفظ۔**

اقلیتوں کو اسلامی معاشرے میں برابر کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلامی تاریخ میں، خاص طور پر خلفائے راشدین کے دور میں، اقلیتوں نے مختلف شعبوں جیسے تجارت، تعلیم، اور فنون میں مثبت کردار ادا کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا، جو اسلامی معاشرتی ہم آہنگی کی ایک عمدہ مثال ہے۔

i- **مذہبی آزادی۔**

اسلامی تعلیمات میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی کا مکمل حق دیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں واضح ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے اور اقلیتوں کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔

ii- میثاقِ مدینہ: اقلیتوں کے حقوق کا پہلا تحریری معاہدہ۔

میثاقِ مدینہ نبی اکرمؐ اور مختلف قبائل جن میں یہودی قبائل بھی تھے، کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ یہ اسلامی ریاست کا پہلا دستور تھا جس میں مسلمانوں اور غیر مسلم کے حقوق اور فرائض کو واضح کیا گیا اس معاہدے میں اقلیتوں کو ان کے مذہب پر عمل کرنے، اپنی شناخت برقرار رکھنے کی مکمل آزادی دی گئی۔ اس معاہدے میں انہیں ریاست کا حصہ دار قرار دیا گیا، اور ان کی جان و مال کا تحفظ یقینی بنایا گیا۔

iii- غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ اور انصاف۔

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے جان و مال کا تحفظ ریاست کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے

"ذمی" نظام کے تحت انہیں مالی، جسمانی اور قانونی تحفظ فراہم کیا گیا۔ جس میں عدل و انصاف کو یقینی بنایا گیا۔

خطبہ حجۃ الوداع میں آپؐ نے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے ساتھ برابری کے ساتھ سلوک کرنے پر زور دیا گیا۔

⑤ نجران کے عیسائی وفد کے ساتھ حسنِ سلوک۔

ایک مرتبہ نجران سے عیسائی کا ایک وفد نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے آپؐ سے مذہبی گفتگو کی اور اپنی عبادات ادا کرنی چاہیں۔ آپؐ نے انہیں مسجدِ نبوی میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ یہ واقعہ اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کے احترام اور رواداری کا اعلیٰ نمونہ ہے جس میں ان کے مذہبی حقوق کا مکمل احترام کیا گیا۔

④ یہودی کا مقدمہ اور عدل کا اصول۔

ایک بار ایک یہودی شخص اور ایک مسلمان کا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا۔ آپ ﷺ نے بغیر کسی تعصب کے عدل کے تقاضے پورے کرتے ہوئے مقدمے کا فیصلہ یہودی کے حق میں دیا۔ یہ واقعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی معاشرے میں یہودی کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔

⑤ خیبر کے یہودیوں کے ساتھ معاہدہ۔

خیبر کے یہودیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ نے ایک معاہدہ کیا جس میں انہیں اپنی زمینوں پر رہنے اور کام کرنے کی اجازت دی گئی اور اس شرط پر کہ وہ پیداوار کا کچھ حصہ اسلامی ریاست کو دیں گے۔ یہ معاہدہ اقلیتوں کو معاشی حقوق فراہم کرنے اور ان کی زندگیوں میں مداخلت نہ کرنے کا واضح نمونہ ہے۔

iii- نتیجہ -

اسلام نے اقلیتوں کو برابری کا مقام اور معاشرتی زندگی میں فعال کردار ادا کرنے کی آزادی دی ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو اسلام میں بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اور ان کے مذہبی، معاشی اور سماجی حقوق کو یقینی بنایا گیا ہے۔

س- اسلام میں احتساب : عدل و انصاف کے قیام کی بنیاد۔

تعارف-

اسلام میں احتساب یعنی محاسبے کا نظام، افراد اور حکومتی سطح پر انصاف اور اخلاقی اصولوں کو یقینی بنانے کیلئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ یہ نظام ہر مسلمان کو اس کے اعمال کی جواب دہی کی طرف مائل کرتا ہے۔ جس کا مقصد معاشرے میں عدل و انصاف قائم کرنا ہے۔ قرآن اور سنت نبوی میں احتساب پر کافی زور دیا گیا ہے۔ جس میں ہر شخص کو اپنے اعمال کا حساب دینے کا پابند بنایا گیا ہے

حضرت عمر رض کے دورِ حکومت میں احتساب کے اصولوں کو بڑی اہمیت دی گئی تھی۔ جہاں حکمرانوں اور عام شہریوں کو ان کے اعمال پر جوابدہ بنایا گیا۔

i۔ قرآن میں احتساب کی تعلیمات۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار انسان کو اس کے اعمال کا محاسبہ کرنے اور قیامت کے دن کے بارے میں متنبہ کیا ہے۔

ii

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "پس جس نے ذرا برابر نیکی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھے گا، اور جس نے ذرا برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھے گا"۔

(القرآن)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کے ہر عمل کا حساب ہوگا اور اسے اپنے اچھے اور برے اعمال کا نتیجہ دیکھنا ہوگا۔

iii

اور ایک جگہ ارشاد ہوا:

ترجمہ: "اور تمہیں اچھے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا"

(القرآن)

یہ آیت خود احتسابی کی دعوت دیتی ہے تاکہ معاشرے میں نیک اعمال کا فروغ ہو۔

ii- احادیث میں احتساب کی اہمیت:

احادیثِ نبوی میں بھی احتساب کو اہمیت دی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اپنے اعمال کا محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے"

(الحدیث)

iii- حضرت عمر فاروق کے دور میں احتساب:

خلفائے راشدین خصوصاً حضرت عمر فاروق رضی کے دور میں احتساب کے اصول کو بڑی اہمیت دی گئی تھی۔ انہوں نے اپنے دورِ خلافت میں حکمرانوں، عام شہریوں یہاں تک کہ اپنے خاندان کو بھی احتساب کے دائرے میں شامل کیا۔ انہوں نے فرمایا:

"اگر فرات کے کنارے کوئی بکری بھی بھوکی مر جائے تو میں ڈرتا ہوں کہ اللہ مجھ سے اس کا حساب نہ لے لے"۔

۱۷- احتساب کا مقصد اور اہمیت۔

اسلام میں احتساب کا مقصد معاشرے میں عدل و انصاف اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا ہے۔ احتساب کے ذریعے ہر فرد کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جاتا ہے اور معاشرتی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اگر ہر مسلمان اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اور دوسروں کی فلاح کے لیے کام کرے تو ایک صالح اور منصفانہ معاشرہ وجود میں آ سکتا ہے۔

۷- نتیجہ -

اسلام میں احتساب کو نہایت اہمیت دی گئی ہے اور قرآن و سنت میں اسے عملی زندگی کا حصہ بنایا گیا ہے۔ یہ نظام نہ صرف انفرادی زندگی میں نیکی اور پرہیزگاری کا باعث بنتا ہے بلکہ معاشرت میں انصاف اور امن کے قیام کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔

ب- اسلامی تہذیب کی خصوصیات -

تعارف -

اسلامی تہذیب دنیا کی ان تہذیبوں میں سے ہے جو علم، اخلاقیات، عدل، مساوات اور ثقافتی تنوع پر مبنی ہے۔ اس تہذیب نے صدیوں تک انسانیت کو مختلف شعبوں میں ترقی کی نئی راہوں پر گامزن کیا۔ اسلامی تہذیب کی خصوصیات کو ایک اہم ترین مقام حاصل ہے۔

ii- اخلاقیات اور انسانیت کا احترام -

اسلامی تہذیب میں اخلاقیات کو مرکزی اہمیت حاصل ہے - اس تہذیب میں انسانوں کے ساتھ برابری کا درس دیا - حضرت محمدؐ کی سیرتِ طیبہ اس بات کا عملی نمونہ ہے -

iii- علم اور فکری آزادی کا فروغ

اسلامی تہذیب کے عملی اور علمی میدان میں عظیم کارنامے دیکھنے کو ملتے ہیں - مسلمان سائنسدانوں نے نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں - اسلامی تہذیب میں علم کو ترقی دینے اور انسانیت کی فلاح کے لیے استعمال کرنے کو بڑی اہمیت حاصل ہے -

iv- عدل اور مساوات -

اسلامی معاشرت میں عدل اور مساوات پر کافی زور دیا گیا ہے - عدل کا تصور نہ صرف معاشرتی بلکہ سیاسی نظام میں بھی موجود دیا -

اسلامی معاشرے میں عام شہری اور خلیفہ کے درمیان کسی طرح کی بھی تفریق نہیں کی جاتی تھی۔

۷- نتیجہ:

اسلامی تہذیب اپنی عظیم اخلاقی، علمی اور ثقافتی ورثے کی بنا پر دنیا کی ایک مضبوط اور ممتاز تہذیب رہی ہے۔ اس تہذیب نے علم و فکر کو فروغ دینے کے ساتھ عدل، مساوات اور انسانیت کے احترام کے اصولوں کو بھی اپنایا۔